Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۲۶۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۲۳ صفر ۱۴۱۲ھ ۳ تبوک ۱۳۷۰ش ، ۳ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۷

اپنے لئے نیکیوں کی دعائیں مانگیں

"مخلص دعا یعنی نیکیوں کے معاملے میں مخلص دعا سب سے مشکل دعا ہے۔ اپنے بچوں کے لئے آپ کر سکتے ہیں۔ اپنے مرے ہوئے بزرگوں کے لئے کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی خاطر آپ کو اپنے اندر تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ آسانی سے کر سکتے ہیں۔... لیکن اپنے لئے نیکی مانگیں۔ اپنی کجیاں درست کرنے کی دعائیں مانگیں اپنے جھوٹ سے بچنے کی دعائیں مانگیں۔ اپنے لئے نمازیں پڑھنے کی توفیق پانے کی دعائیں مانگیں اور بہت سی ایسی دعائیں مانگیں تب ان کو سمجھ آئے گی۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا کی راہ میں سختی کا برداشت کرنا۔ مصائب اور مشکلات کے جھیلنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جانا ایمانی تحریک ہی سے ہوتا ہے۔ ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے، تو وہ کونسی بات تھی کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو کوئی ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا۔ اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے، مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مر جانا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اُس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۰۶)

محفوظ تحریریں

پیارے مکرم نسیم سیفی صاحب

....

۴ جولائی کی الفضل میں آپ کی نظم "یادوں کا کوئی موسم تو نہیں....." پڑھی۔ بہت گہری دل پر اثر کرنے والی نظم ہے (....) چشم بد دور۔ اللہ آپ کو اس قادر الکلامی میں اور بڑھائے۔

آپ نے درست فیصلہ کیا کہ میری اجازت کے بغیر الفضل میں میری طرف سے احباب کے نام ذاتی خطوط شائع کرنے بند کر دیئے لیکن دو ایسے خطوط ہیں جن کی اشاعت کی میری طرف سے اجازت ہے۔ ان میں سے ایک آپا سلیمہ میر صاحبہ کے نام ہے کیونکہ اس کا لجنہ اماء اللہ اور مختلف جماعتوں سے تعلق ہے۔ اسے بے شک چھپوا دیں۔ دوسرا خط مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی بیگم کی علالت کے سلسلہ میں آخری دنوں میں لکھا تھا۔ ان کی طرف سے بھی اطلاع ملی ہے کہ وہ شائع کروانا چاہتے ہیں، بے شک یہ بھی شائع کر دیں۔ دعائیہ خط ہیں۔

(.........)

خاکسار (دستخط) مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ (الرابع)

لندن۔ یکم مئی ۱۹۹۱ء

مکرمہ آپا سلیمہ

صدر لجنہ اماء اللہ کراچی

ابھی "الفضل" مورخہ ۲۹ رمضان المبارک میں شائع شدہ ایک مضمون بعنوان "خوشا نصیب کہ ہم میزبان تھے ان کے" پڑھا ہے۔ دل کی عجیب کیفیت ہے۔ لاہور، اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ شیخوپورہ کراچی۔ حیدر آباد۔ میر پور خاص۔ ناصر آباد وغیرہ میں سفر کے دوران کہیں تھوڑا کہیں زیادہ ٹھہرنے کا موقع ملا کرتا تھا۔ جہاں زیادہ موقع ملتا تھا وہ بھی ہمیشہ تھوڑا ہی معلوم ہوا۔ آن کی آن میں وقت گذر جایا کرتا تھا۔ یہ مضمون پڑھتے ہوئے وہ سب یادیں، ہجوم در ہجوم امڈ آئیں۔ جوں جوں پڑھتا گیا دل گداز ہوتا چلا گیا اور پانی برستا رہا۔

کس نے اتنا اچھا مضمون لکھا ہے۔ اتنا سلجھا ہوا۔ اتنا متوازن۔ اتنا شستہ۔ مسکراہٹوں کے ریشم میں درد لپیٹے ہوئے۔ سنجیدہ باتوں کے ہمراہ ان کی انگلیاں پکڑے ہوئے ہلکی پھلکی لاابالی باتیں بھی کمسن بچوں کی طرح ساتھ ساتھ چلتی دوڑتی دکھائی دیتی تھیں

تحریر تو امۃ الباری ناصر .... کی دکھائی دیتی ہے لیکن لگتا یہ ہے کہ آپ کی ساری عاملہ نے مل جل کر لکھوایا ہے۔ کچھ مشورے باہم ضرور ہوئے ہوں گے۔ جو اتنے رنگوں میں اثبات بہار ہوا ہے۔

بعض دفعہ کاموں میں ایسا انہماک ہوتا ہے کہ سب یادوں کے رشتے معطل ہوئے ہوتے ہیں۔ اچانک کوئی پُر درد خط۔ کسی خط میں کوئی سادہ سا بے ساختہ اظہار تعلق۔ کوئی پُر تاثیر نظم۔ کوئی اچھوتی شائستہ تحریر چونکا دیتے ہیں اور یادوں میں ایسا تموج پیدا کر دیتے ہیں کہ اسے دھیما ہوتے ہوتے اور قرار پکڑتے ہوئے کچھ وقت لگتا ہے۔ پاکستان کے پیارے احمدی سب یاد آنے لگتے ہیں۔ چند لمحوں کے لئے یادیں کارفرما اور کام معطل ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی ایک غنیمت ہے۔ کبھی کبھی چپو چھوڑ کر موجوں کے ساتھ بہتے چلے جانے میں بھی ایک مزا ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ خیالوں میں غرق ہو کر پھر سلامت ابھر آنے سے جسم و جان کو ایک نئی توانائی ملتی ہے۔ جو یادیں ڈبوتی ہیں کئی کلفتیں دھو بھی ڈالتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ لجنہ کراچی کو ہمیشہ دین کی بے لوث اور ثمر دار خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آپ کی قیادت میں جس طرح سب بہنیں خلوص کے ساتھ مل جل کر ایک جان اور ایک قالب میں ڈھل کر تعاون علی البر کا دلکش مظاہرہ کر رہی ہیں۔ خدا کرے یہ ہمیشہ اسی طرح رہے۔ اللہ تعالیٰ چشم حسود

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳ر تبوک ۱۳۷۰ ہش ۳ر ستمبر ۱۹۹۱ء

مظفّر و منصور ہونے کا گُر

منزل دائیں طرف ہو اور انسان بائیں طرف چل پڑے تو یقیناً وہ کہیں نہ کہیں پہنچ تو جائے گا لیکن منزل پر نہیں پہنچ پائے گا بلکہ منزل کے قریب جانا تو ایک طرف منزل کی مخالف سمت چلنے کی وجہ سے منزل سے دُور سے دُورتر ہوتا چلا جائے گا۔ اور منزل کی طرف جانے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ منزل متعیّن ہو۔ منزل ہے کہاں۔ اور کس طرف ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس کی طرف لے جانے والا راستہ کونسا ہے اور کس کس طرف سے ہو کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔

منزلیں بھی مختلف ہیں۔ دُنیا کی بھی اور دین کی بھی۔ لیکن منزل چاہے کوئی ہو۔ دُنیا کی یا دین کی۔ منزل بھی متعیّن ہونی چاہیئے اور اس کا راستہ بھی۔ یہ دونوں باتیں معلوم ہو جانے کے بعد انسان کا ارادہ بھی پکّا ہونا چاہیئے اور نیّت بھی صاف ہونی چاہیئے۔ اور چونکہ یہ کارخانۂ عالم بنایا بھی خدا تعالیٰ نے ہے اور اس کو چلا بھی وہی رہا ہے۔ اس لئے ایک بات سے تو انکار ممکن ہی نہیں کہ منزلیں بھی وہی جانتا ہے اور ان کے راستے کا بھی اسی کو علم ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ وہی ہماری منزل متعیّن کرے اور وہی ہمیں راستہ بھی بتائے۔

حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:-

”ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ طریق اور دروازے مقرر فرمائے ہوئے ہیں جو انسان ان طریقوں اور دروازوں میں سے ہو کر کسی کام کو کرتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن جو لوگ ان راستوں کو چھوڑ کر اور ان دروازوں کو اپنے اُوپر بند کر کے ان کے علاوہ کسی اور طرح سے کامیابی چاہتے ہیں انہیں کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے اور کھولے ہوئے دروازے کو چھوڑ کر کسی اور طریق اور دروازہ کی طرف جاتے ہوئے یہ یقین رکھنا کہ مَیں کامیاب ہو جاؤں گا بالکل عبث ہے۔ پس ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ اگر وہ کامیابی دیکھنا چاہتا ہے اگر وہ بامراد ہونا چاہتا ہے۔ اگر وہ فلاح پانا چاہتا ہے اور اگر وہ مظفر و منصور ہونا چاہتا ہے تو ہر ایک کام کے کرتے وقت اس بات پر غور کرے کہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کونسے راستے مقرر فرمائے ہیں اور کونسے دروازے کھولے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں ان راستوں پر چلنے اور ان دروازوں میں سے گزرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسۂ سالانہ انگلستان کا
رُوح پرور مژدہ ہے ایمان کا
ساری دُنیا سے یہاں آتے ہیں دوست
یہ بھی مجمع ہے بس اپنی شان کا

——— ابوالاقبال

○

جادۂ عشق پہ جس کا بھی قدم نکلا ہے
اس کا ثانی صفِ زہّاد سے کم نکلا ہے

دلِ پُر درد سے ہر رنج و اَلم نکلا ہے
کتنا ہمدرد ترا لُطف و کرم نکلا ہے

نالہ نکلا نہ کوئی شکوۂ غم نکلا ہے
تیرے عاشق کا ترے نام پہ دم نکلا ہے

بن گئی درد کا درماں تری دزدیدہ نظر
تیرا انداز مرا مونسِ غم نکلا ہے

کتنے شانے ہوئے ناکارہ اسی کاوش میں
کتنی مشکل سے تری زلف کا خم نکلا ہے

جس زمیں پر بھی کھلے حسرت و ارمان کے پھول
تخمِ اُلفت اُسی گلزار میں جم نکلا ہے

حسرتیں خون ہوئیں کتنی جدائی میں تری
دل سے ارمان بھی با دیدۂ نم نکلا ہے

نہ سہی نامۂ اعمال میں نیکی کا نشاں
لوحِ دل پر تو ترا نام رقم نکلا ہے

آسرا مجھکو بھی ہے اُس کی شفاعت کا سلیم
بن کے جو ماہِ عرب، ماہ عجم نکلا ہے

سلیم شاہجہانپوری

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

”تعجب ہے کہ انسان اس (دنیا) میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے۔ حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا۔ دوستوں کا جُدا ہونا۔ ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ دل لگایا جاوے۔ جیسے کہا ہے کہ:

جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست

انسان ایک لحظہ میں خوشی کرتا ہے تو دوسرے لحظہ میں اسے رنج ہوتا ہے لیکن اگر رنج نہ ہو تو پھر خوشی کا مزا نہیں آتا۔ جیسے کہ پانی کا مزا اسی وقت آتا ہے جبکہ پیاس کا درد محسوس ہو۔ اس لئے درد مقدم ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم ص۱۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا۔

خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی غرض یہی تھی کہ اگر کسی موقعہ پر قربانی کا موقعہ آجائے تو سو میں سے ۹۹ نہیں بلکہ سو کے سو ہی اس قربانی پر پورے اتریں۔ یہ روح اگر تم میں پیدا ہو جائے تو پھر دنیا کی کوئی قوم تم پر ظلم نہیں کر سکتی۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہاری راہ میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ تمہاری اکثریت ایک ایسے ملک میں ہے جہاں کی حکومت جمہوریت کے اسلامی اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے حتی الامکان ظلم و ستم ہونے نہیں دیتی۔ لیکن تم نے صرف ایک ملک تک محدود نہیں رہنا تم نے ساری دنیا میں دین حق کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اور دنیا میں آج بھی ایسے ملک موجود ہیں جہاں پر مذہب کے نام پر ظلم ہوتا ہے۔ جہاں تلوار کے زور سے عقائد کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے ممالک کے حالات کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار رکھو۔ تاکہ وقت آنے پر تم کمزوری نہ دکھلا سکو۔

پس تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ایسے حالات کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھے جب کہ ایک طرف ایمان ہو اور دوسری طرف تلوار دیکھے تو اس وقت تم میں سے ہر ایک جذباتی طور پر کہہ دے گا کہ ہم جانیں دے دیں گے مگر اپنے ایمان پر قائم رہیں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز تیاری اور وقت چاہتی ہے اس سال جو حالات پیدا ہوئے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پہلی بلوغت کے ساتھ ہی تمہیں ہوشیار کر دیا ہے۔ تاکہ تم آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیاری کر سکو"۔

"اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ بارہ سال کی اس بلوغت تک پہنچنے کے بعد کیا تمہاری عقلیں اتنی تیز ہو گئی ہیں کہ تم ہر طرح کے خطرات کا مقابلہ کر سکو۔ یوں تو "ایمان لانے" والا خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی حفاظت کرتا ہے۔ لیکن اگر ایک طرف تمہاری جان ہو اور دوسری طرف تمہارا ایمان تو کیا تم میں سے ہر ایک کی روح بلا تردد اور بلا تامل اور فوری طور پر اپنی جان کو خدا اور اپنے درمیان حائل سمجھتے ہوئے اسے قربان کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے۔ اب تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور آنے والے خطرات کے لئے تیاری کرو۔ وہ تیاری اس طرح ہو سکتی ہے کہ تم اپنے اوقات کو صحیح رنگ میں گذارو اور زیادہ سے زیادہ دعوت الی اللہ کرو۔ زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرو۔ خدمت خلق کے متعلق تمہارا کام ابھی نمایاں نہیں ہے۔ زلزلہ اور اس طرح کی دیگر مصیبتوں کے پڑنے پر یا جلسوں اور جلوسوں کے مواقع پر تمہیں کم از کم بوائے سکاؤٹس یا ریڈ کراس جتنا نمونہ تو دکھانا چاہیئے۔ حالانکہ اصل میں تو ان سے سینکڑوں گنا زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے واضح رہے کہ خدمت خلق سے میری مراد محض احمدیوں یا مسلمانوں کی خدمت نہیں۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت خدا کی ساری ہی مخلوق کی خدمت مراد ہے۔ حتیٰ کہ اگر دشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو۔ یہ ہے خدمت خلق کا صحیح جذبہ" آخر میں آپ نے فرمایا۔

"اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرو جس کے بعد تمہیں یقین ہو جاؤ کہ تم ہرگز بزدلی نہیں دکھاؤ گے۔ اس کے لئے تیاری کرو۔ مگر یہ تیاری دینی طریق کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ایسی تیاری کرنے کے دنیا میں دو ہی طریق ہیں۔ ایک یہ کہ جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی مثال نپولین، ہٹلر، چنگیز خان اور تیمور سے مل سکتی ہے۔ اور ایک تیاری روح کی مضبوطی اور پاکیزگی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اس کی سب سے روشن اعلیٰ اور ارفع مثال دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں دیکھ چکی ہے۔ پس تم ہٹلر نپولین یا چنگیز خان اور تیمور کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے تیاری کرو۔ لیکن یہ نمونہ دنیوی مثالوں سے سینکڑوں اور ہزاروں گنا بالا ہے۔ بلکہ اتنا بالا ہے کہ آج بھی فرشتے اس پر مرحبا کہہ رہے ہیں۔

---

۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء کو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:۔

"میں نے جماعت کو کچھ عرصہ سے تین مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ جماعت کا سارا زور اور اس کی طاقت (ــ) اور احمدیت کی اشاعت میں صرف ہو۔ دینی عقائد کے قیام میں وہ مشغول ہو جائے اور اعمال خیر کی ترویج میں اسکی تمام مساعی صرف ہونے لگ جائیں۔ جماعت کے یہ تین اہم ترین حصے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جس قسم کا کوئی آدمی ہوتا ہے اسی قسم کے لوگوں کی وہ نقل کرنے کا عادی ہوتا ہے بوڑھے عام طور پر بوڑھوں کی نقل کرتے ہیں اور نوجوان عام طور پر نوجوانوں کی نقل کرتے ہیں۔ اور بچے عام طور پر بچوں کی نقل کرتے ہیں۔ کہتے تھے کہ کوئی بچہ تھا جو مکان کی چھت پر چڑھ کر اسکے کنارے کی طرف چلا گیا۔ اور آہستہ آہستہ ایسی جگہ پہنچ گیا کہ قریب تھا کہ وہ نیچے گر جائے وہ چھت کے کنارے پر کھڑے ہو کر بازار کی طرف جھانک رہا تھا کہ اس کی ماں نے اسے دیکھ لیا اور اسے گھبرا کر اسے پکڑنا چاہا تاکہ وہ کہیں نیچے نہ گر جائے۔ بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر ان کو پکڑنے کے لئے کوئی دوڑے تو وہ اور آگے کی طرف بھاگتے ہیں۔ جب اس کی ماں نے گھبراہٹ کی حالت میں اسے پکڑنا چاہا تو کسی سمجھ دار انسان نے اسے دیکھ لیا اور اسے کہا کہ یہ بے وقوفی نہ کرنا۔ اگر تم نے ایسا کیا تو بچہ آگے کی طرف دوڑے گا۔ اور نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ نیچے گر جائے گا۔ اگر تم بچے کو آرام سے نیچے اتارنا چاہتی ہو تو اسکا طریق یہ ہے کہ اس کے پیچھے کی طرف کوئی بچہ لا کر بٹھا دیا جائے اسے دیکھ کر یہ پیچھے مڑ جائے گا اور یا کوئی شیشہ رکھ دیا جائے۔ اس شیشے کو جب یہ دیکھے گا تو اپنا عکس اس میں دیکھ کر خیال کرے گا کہ یہ بھی کوئی بچہ ہے اور جب یہ اسکی طرف جھکے گا تو سمجھے گا دوسرا بچہ بھی میری طرف جھک رہا ہے۔ اسطرح وہ دوسرے بچہ کے خیال کے ماتحت اسی جگہ بیٹھ جائے گا۔ اور اس کے گرنے کا خطرہ جاتا رہے گا۔ چنانچہ وہ شیشہ لائی یا کوئی بچہ لاکر اس کے پیچھے بٹھا دیا۔ اور اس طرح سلامتی کے ساتھ اتارنے میں کامیاب ہوگئی۔ تو دنیا میں یہ قاعدہ ہے کہ ایک قسم کی چیزیں ایک دوسرے کی طرف زیادہ جھکتی ہیں۔ نوجوان قدرتی طور پر یہ خیال کرتے ہیں کہ بوڑھوں کا کیا ہے۔ وہ اپنی عمر میں گذار چکے ہیں۔ اور ہم وہ ہیں جو ابھی جوانی کی عمر میں سے گذر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے اگر کوئی بوڑھا انہیں نصیحت کرے کہ اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے اپنے اشغال اور افعال میں نیکی اور تقویٰ مدنظر رکھنا چاہیئے اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو اخلاق اور مذہب کے خلاف ہو۔ تو وہ اس کی بات کو مذاق میں اڑا دیتے ہیں۔ اسکی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اور خیال کرتے ہیں۔ بوڑھوں کا کیا ہے یہ اپنے وقت میں تو مزے اڑا چکے ہیں اور اب ہمیں نصیحت کرنے لگے ہیں۔ کہ ہم ہر قسم کے کاموں سے اجتناب کریں۔ لیکن اگر ویسی ہی نصیحت انہیں کوئی نوجوان کرے تو وہ اس کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم اپنی عمر عیش و عشرت میں گذار کر اب ہمیں نصیحت کرنے لگ گئے ہو۔ بلکہ وہ مجبور ہوتے ہیں کہ اس کی نصیحت پر کان دھریں اور اس کی بات کو تسلیم کریں۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ یہ نصیحت کرنے والا بالکل ہمارے جیسا ہے۔ یہ بھی اسی عمر کا ہے جو ہماری عمر ہے۔ اس کا بھی ایسا دل ہے جیسا ہمارا دل ہے۔ اس کے اندر بھی ویسے ہی جذبات اور احساسات ہیں جیسے جذبات اور احساسات ہمارے اندر ہیں۔ لیکن جب یہ بھی ہمیں نصیحت کر رہا ہے تو ہمیں ضرور اس کی بات پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اگر کچھ نوجوان ایسے بھی ہوں جو اس کی نصیحت پر عمل کرنے کے لیئے تیار نہ ہوں تو کم سے کم وہ اعتراض کا کوئی اور طریق اختیار کریں گے یہ نہیں کہیں گے کہ خود جوانی کی عمر میں مزے اٹھا کر اب ہمیں روکا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ہم نیکی کی طرف توجہ کریں۔ اسی طرح بچے بچوں کے ذریعے بہت جلد سمجھ سکتے ہیں۔ اور بوڑھے بوڑھوں کے ذریعے باتیں سمجھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اگر کسی بوڑھے کے پاس کوئی نوجوان جاکر کہے کہ جناب فلاں بات اس طرح ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

امداد اور عیسائیت

"کرسچینیٹی ڈیبیٹ" کے مطابق مشرق وسطیٰ میں عیسائی تنظیموں کے مشاہدے کے مطابق خلیج فارس کے مہاجر بڑی تیزی کے ساتھ یسوع مسیح کے پیرو کار بن رہے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اسلئے کہ مسیحیوں نے انہیں امداد فراہم کی ہے۔ چونکہ امداد کرنے والی عیسائی تنظیموں اور حکومتوں نے آپس میں تعاون کیا ہے۔ اسلئے اب لوگوں کی ضروریات زندگی کم ہو گئی ہیں۔ جب عراق نے کویت پر حملہ کیا تو تقریباً ۱۵ ہزار سے ۳۰ ہزار مہاجر روزانہ اردن میں پہنچ رہے تھے۔ یہ سب کے سب ایشائی ملکوں کے کارکن تھے۔ اکتوبر تک تقریباً ایک ہزار افراد اردن میں داخل ہو رہے تھے۔ اور جتنے داخل ہوتے تھے ان سے زیادہ اردن سے باہر جاتے تھے۔ جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے۔ اب (جنوری میں) ان کی پوزیشن آج سے کئی مہینے پہلے کے مقابلے میں مختلف ہے۔ یہ بات رابرٹ رپڈ نے بتائی جو عیسائیوں کے لئے اور مشنری الائنس کے لئے مشرق وسطیٰ میں امدادی کاموں کی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ مہاجر جو اردن میں داخل ہو رہے تھے انہیں اپنے وطن جانے کے لئے سواری کی ضرورت تھی۔ جو انہیں مہیا کر دی جاتی تھی۔ ڈک اینڈرسن جو افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے عالمی امداد کے ڈائریکٹر ہیں نے بتایا کہ پانچ لاکھ کے قریب عراق اور کویت سے جانا چاہتے تھے۔ یہ بات ہے اکتوبر کی۔ اور ان سب کے لئے عیسائی کسی نہ کسی رنگ میں اپنا پیغام پہنچانے کا انتظام کرتے تھے۔ اردن کی بندرگاہ پر جو عمان کے قریب ہے جہاں مہاجرین کو دو تین دن تک لازمی ٹھہرنا پڑتا تھا۔ عیسائی تنظیموں نے شبانہ اجلاس کر کے انجیل کے پیغام پہنچائے۔ اور اسکے نتیجہ میں بعض اوقات ایک ایک موقعہ پر سو سے زیادہ لوگ عیسائی بنے۔ اور یہ بات غیروں نے نہیں بلکہ ایک اردنی عیسائی نے بتائی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نئے عہد نامہ کی ہزاروں کاپیاں ٹیگالوگ TAGALOG میں تقسیم کیں۔ یہ زبان فلپائن اور سنگاپور کے لوگ بولتے ہیں۔ اور سری لنکا کے لوگ بھی اس زبان میں بات کرتے ہیں۔

تاس نیوز ایجنسی

تاس سوویت یونین کی سرکاری ایجنسی ہے اور جب گورباچوف کے خلاف انقلاب برپا ہوا تو اس نے ان کمیونسٹوں کی خبریں شائع کیں جنھوں نے بغاوت کر کے گورباچوف کی صدارت سنبھال لی تھی۔ اب اس ایجنسی نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اسے سرکاری ایجنسی ہونے کی بجائے آزاد ایجنسی ہونے کی اجازت دی جائے۔ روس کے وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ اگر یہ سرکاری ایجنسی کی بجائے آزاد ایجنسی بن جائے تو اس وقت تک جب تک کہ یہ اپنی تنظیم نو نہیں کر لیتی ہم اس کی مدد کریں گے۔ روسی ریاست کے صدر بورس یلسن اس ایجنسی سے ناراض ہیں اس لئے کہ ان کے خیال میں باغیوں کی خبریں نشر کر کے اس ایجنسی نے باغیوں کا ساتھ دیا ہے اگرچہ ایجنسی کے جرنلسٹ کہتے ہیں کہ سرکاری ایجنسی ہونے کی وجہ سے جو لوگ بھی سرکار کہلائیں گے انہی کی خبریں دی جائیں گی۔ اگر وہ آزاد ایجنسی ہوتے تو یقیناً خبریں کسی اور طرح دیتے اور بغاوت کو بغاوت کہتے۔ لیکن چونکہ وہ ایک سرکاری ایجنسی ہیں اس لئے جو لوگ برسر اقتدار آئیں گے ان کی بات کرنا اس کے فرائض میں داخل ہے۔ ایجنسی پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ انقلاب کے دنوں میں اس نے غلط خبریں شائع کی ہیں۔ اس الزام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے تاس ایجنسی کے صحافیوں نے کہا ہے کہ اگر یہ الزام واپس نہ لیا گیا تو وہ ایجنسی کو بند کر دیں گے اور کسی شخص کو اس ایجنسی کے لئے کام کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات سراسر غلط ہے کہ تاس نے از خود کوئی غلط خبریں شائع کی ہیں۔ اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ برسر اقتدار لوگوں کی پیشکش کہ وہ خبریں ضرور لوگوں تک پہنچائی گئی ہیں۔ اب وہ کہتے ہیں کہ تاس کی ایجنسی کو سراسر اپنی شکل بدلنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے صحافی اس بات کے لئے پوری طرح تیار ہیں اور وہ اس بات کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔

سوویت یونین اور یورپ

امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے کہا ہے کہ وہ اس خیال کی تائید نہیں کرتے کہ سکتے کہ سوویت یونین میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کو ناکام بنا دینے کے بعد امریکہ اور سوویت یونین کے تعلقات میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے گی انہوں نے کہا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اب تعلقات پہلے سے بھی بہتر ہو جائیں گے اگرچہ گورباچوف کی ہمارے دل میں پہلے بھی بڑی قدر تھی لیکن اب تختہ الٹے جانے کے بعد ان کے واپس آنے پر ان کی قدر یقیناً ہمارے دلوں میں بڑھ گئی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے سوویٹ یونین کے لئے جو چھ سال خدمات سرانجام دی ہیں ان کی وجہ سے سوویٹ یونین کے عوام الناس کے دلوں میں اپنا گھر کر لیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ انقلاب کے خلاف سوویت یونین کے باشندے دیوار بن کر کھڑے ہو گئے اور باغیوں کو مار بھگایا۔ اگر عوام الناس گورباچوف کی طرف نہ ہوتے تو یقیناً کسی ایک شخص کو چاہے وہ یلسن ہی کیوں نہ ہوتے کامیابی ممکن نہ تھی۔ سب تجزیہ نگاروں کا یہی خیال ہے کہ دراصل عوام الناس کی یکسوئی اور ان کی گورباچوف سے محبت گورباچوف کو واپس لائی ہے۔

جیمز بیکر نے یہ بھی کہا کہ وہ غالباً ۱۰ ستمبر کو ماسکو جائیں گے اس سے پہلے وہ میکسیکو میں ہوں گے۔ ۹ ستمبر کو میکسیکو میں گفت و شنید کریں گے اور ۱۰ ستمبر کو وہاں سے وہ ماسکو جائیں گے جہاں یورپ کے اتحاد اور اقدامات تحفظ کے سلسلے میں ایک میٹنگ ہونے والی ہے۔ اب اس بات کی بھی امید کی جاتی ہے کہ یورپ اپنے آپ کو سوویت یونین سے اسطرح الگ تھلگ نہیں رکھے گا۔ جسطرح پہلے رکھا تھا۔ اب انہیں احساس ہو گیا ہے کہ سوویت یونین کے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ اس کا اثر سارے یورپ پر پڑتا ہے۔ اگر یہ انقلاب کامیاب ہو جاتا تو یقیناً سارا یورپ اس سے نقصان اٹھاتا اور اگر انقلاب ناکام ہو گیا ہے تو سارا یورپ اس بات سے خوش ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ گورباچوف کے ساتھ وہ بہتر طریق پر بات بھی کر سکتے ہیں اور بات کو آگے بھی بڑھا سکتے ہیں۔

"شیکسپیئر" کانگریس

حال ہی میں (۱۱ اگست سے ۱۷ اگست تک) ٹوکیو ۔ جاپان ۔ میں پانچویں عالمی شیکسپیئر کانگریس منعقد ہوئی۔ اس کانگریس میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے کراچی یونیورسٹی کے انگلش ڈیپارٹمنٹ کے استاد اور "عالمی شیکسپیئر ایسوسی ایشن" کے ایک رکن پروفیسر رفعت تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ دنیا کے تمام شعراء سے زیادہ شیکسپیئر نے انسانی فطرت کے قریب ترین باتیں کی ہیں۔ وہ جو بات کہتے ہیں وہ سننے والوں اور پڑھنے والوں کے دلوں میں اتر جاتی ہے۔ اور وہاں سے ایک حسین رد عمل کا اظہار کرواتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا میں اتنے زیادہ مقبول ہیں۔ اس کانگریس کے موقعہ پر ۴۲ مختلف ممالک سے شیکسپیئر سے دلچسپی رکھنے والے عالم شریک ہوئے۔ کانگریس کو ایک نہایت باوقار تنظیم سمجھا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر کئی سیشن منعقد کئے گئے جن میں مختلف موضوعات پر مقالے پڑھے گئے۔ اس کے علاوہ اس موقعہ پر کتابوں کی ایک نمائش بھی لگائی گئی جس میں نہ صرف کتابیں اور پوسٹر شامل تھے بلکہ مخطوطات کو بھی جگہ دی گئی تھی۔ پروفیسر رفعت کریم نے بتایا کہ یوں تو جاپان میں انگریزی نسبتاً کم استعمال کی جاتی ہے لیکن شیکسپیئر میں جو ان کی دلچسپی ہے وہ حیران کن ہے۔ شیکسپیئر کی تمام تصنیفات جاپانی زبان میں ترجمہ ہو چکی ہیں اور ہیملٹ اور کنگ لیئر جیسے ڈرامے اکثر سٹیج پر دکھلائے جاتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ شیکسپیئر نے جو ثقافتی روایات اپنے ڈراموں میں پیش کی ہیں انہیں اپنانے کی بھی جاپانیوں نے کوشش کی ہے۔ جاپان میں آج سے تیس سال قبل شیکسپیئر سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ سوسائٹی ہر سال کتب شائع کرتی ہے۔ جاپان میں ایک ٹوکیو گلوب تھیٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ اور یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ شیکسپیئر کے تھیٹر کا بھی یہی نام تھا۔

کانگریس میں شرکت کرنے والوں نے شیکسپیئر کی زندگی کے مختلف شعبوں پر اور ان کی تصنیفات پر بہت محنت سے لکھے ہوئے مقالے پیش کئے انہوں نے کہا بعض ایسی باتیں جن کا پہلے علم نہیں تھا اور جن کا تعلق خاص طور پر شیکسپیئر اور اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

جس تصویر کا تعارف کروا رہا ہوں وہ ان دو میں سے ایک ہے جو ہز ہائی نس اوبا آڈے نیجی اڈیلے ثانی کے محل میں لی گئی تھیں۔ ایک تصویر لیگوس کے عمائدین کے مجمع کی تھی اور دوسری سٹیج کی۔ یہ وہ تصویر ہے جو سٹیج سے تعلق رکھتی تھی اس پر بائیں جانب مکرم انعام اللہ خان صاحب سیکرٹری جنرل مؤتمر عالم اسلامی اور ان سے آگے ہز ہائی نس اوبا آڈے نیجی آڈیلے ثانی جو لیگوس کے "بادشاہ" تھے۔ اور اس سے آگے خاکسار نسیم سیفی بیٹھا ہے۔ مجھے مرکز سے اطلاع ملی کہ غانا میں عالمی یوتھ کانفرنس ہو رہی ہے اس میں شرکت کے لئے پاکستان سے مکرم انعام اللہ خان صاحب سیکرٹری جنرل مؤتمر عالم اسلامی جا رہے ہیں میں ان سے ملوں۔ چنانچہ میں نائیجیریا سے غانا گیا اور وہاں کانفرنس میں مختصر سی شرکت کے بعد مکرم انعام اللہ خان صاحب سے ملا۔ اپنا تعارف کروایا۔ جماعت کو تو وہ پہلے جانتے ہی تھے۔ میں نے ان سے گذارش کی کہ واپسی پر اگر ممکن ہو تو دو چار روز ہمارے پاس نائیجیریا میں ٹھہریئے۔ آپ مان گئے چنانچہ ہم دونوں واپس نائیجیریا آئے تو مکرم انعام اللہ خان صاحب کم و بیش ایک ہفتہ احمدیہ مشن ہاؤس میں قیام پذیر رہے۔ میں نے انہیں نہایت سنجیدہ متین اور نوجوانوں کا خیر خواہ پایا۔ اگرچہ اس عرصہ میں گفتگو بہت کم ہوئی لیکن ایک دوسرے کو دیکھنے اور ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ معلوم کرنے کا موقع ملا معلوم ہوتا تھا کہ وہ احمدیہ مشن کے کام سے خاصے متاثر ہیں۔ میں بھی ان کی شخصیت سے متاثر ہوا۔ اور یہ ایام احمدیہ مشن ہاؤس میں گذار کر وہ واپس پاکستان تشریف لائے۔ کچھ عرصہ بعد میں بھی پاکستان واپس آگیا۔ تحریک جدید کے لئے میں نے ماہنامہ تحریک جدید جاری کیا تو انعام اللہ خان صاحب کے نام بھی بھیجنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ان کا بھی ایک مختصر سا جریدہ جو نہایت باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا تھا مجھے ملنا شروع ہو گیا۔ اب کی بات تو مجھے علم نہیں لیکن اس وقت اس جریدے میں ہمارے خلاف کبھی کچھ نہیں لکھا جاتا تھا۔ یہ جو میں نے کہا ہے کہ اب کی بات کا تو مجھے علم نہیں یہ اس لئے کہ میں نے سنا ہے کہ ایک دفعہ ان کی کسی تقریب میں سابق صدر ضیاء الحق نے احمدیہ جماعت کے خلاف بھرپور بیان دیا تھا جس سے خیال آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ان کے خیالات بھی بدل گئے ہوں۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں پاکستان سے سیرالیون جانے کے لئے کراچی میں قیام پذیر تھا تو میں نے مکرم انعام اللہ خان صاحب کو فون کیا اور ان سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے۔ آجائیے۔ میں ان کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے اپنا وہ سکول دکھایا جو ایک خاصی بڑی عمارت میں ہے اور جس میں نہ صرف پاکستانی بلکہ دیگر ممالک کے نوجوان بھی آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ ۱۹۷۶ء کی بات ہے یہ سکول اب تک قائم ہے یا نہیں اس کا بھی مجھے کوئی علم نہیں۔ لیکن بہرحال میں انعام اللہ خان صاحب سے متاثر تھا اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ بھی چونکہ احمدیہ جماعت کے کام سے متاثر ہو کر واپس آئے تھے۔ ان کے دل میں میری بھی بڑی قدر تھی۔ میں ان کا ممنون ہوں۔ ان سے آگے اوبا آڈے نیجی آڈیلے ثانی تشریف فرما ہیں یہ کسی زمانے میں (اور یہ ان کی نوجوانی کی بات ہے) احمدیہ جماعت کے بڑے سرگرم کارکن تھے۔ یہ خود مجھے بڑے فخر سے بتایا کرتے تھے کہ جب حضرت مولانا عبدالرحیم نیر نائیجیریا تشریف لائے تو میں ان کے چھوٹے موٹے کام کرنے کے لئے ہر وقت ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بھاگا کرتا تھا۔ اور جب میں یہ دیکھتا تھا کہ نیر صاحب باہر سے گھوم پھر کر آئے ہیں اور تھک گئے ہوں گے تو میں ان کے پاؤں اپنے ہاتھوں سے ملا کرتا تھا۔ وہ اس میں بڑی راحت محسوس کرتے تھے۔ اور مجھے روحانی سکون ملتا تھا اگرچہ بعد میں وہ اتنے سرگرم کارکن تو نہ رہے لیکن بہرحال ان کے دل میں احمدیت کی بہت قدر تھی۔ جب حکیم فضل الرحمن صاحب سابق مربی انچارج نائیجیریا فوت ہوئے تو اوبا آڈیلے نے خاکسار کو ایک خط کے ذریعہ ان کے متعلق تعریفی کلمات سے نوازا۔ آپ نے کہا کہ حکیم صاحب ایک پیدائشی لیڈر تھے اور انہوں نے جس طرح یہاں کام کیا وہ نہایت قابل تعریف ہے۔ ہمارے ساتھ بھی اوبا آڈیلے کے بہت قریبی تعلقات تھے۔ اور جب بھی ان کے محل میں کوئی تقریب ہوتی تھی۔ خاص طور پر ایسی تقریب جس میں عمائدین شہر کو مدعو کیا گیا ہو وہ ہمیں ضرور یاد رکھتے تھے۔ ایک دفعہ مشرقی افریقہ سے ایک وفد آیا اس وفد کا ارادہ سارے مغربی افریقہ میں گھوم پھر کر یہ دیکھنا تھا کہ کہاں کس طرح اور کس قدر مدد دی جا سکتی ہے۔ مجھے محترم شیخ مبارک احمد صاحب جو ان دنوں مشرقی افریقہ کے مربی انچارج تھے نے اس وفد کے آنے کی اطلاع دی۔ چنانچہ ہم نے اپنا ہفتہ وار اخبار جو جمعہ کے دن شائع ہوتا تھا۔ بدھ کے دن اس کا ایڈیشن چھاپ کر وفد کے آنے کی نائیجیریا کو اطلاع دے دی جس پر وہ خاصے خوش ہوئے جب وہ ائرپورٹ پر پہنچے اور اس کے بعد اوبا آڈیلے کے محل میں تشریف لائے تو "دی ٹروتھ" ان کے ہاتھوں میں تھا اور وہ یہ دیکھ کر حیران تھے کہ جمعہ کو چھپنے والا پرچہ بدھ کو چھپ کر کس طرح تقسیم کر دیا گیا۔ اور اس میں ان کے آنے کی خبر کس طرح چھپ گئی۔ بہرحال ان کا آنا ہم سب کے لئے خوشی کا باعث تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ عرصے کے بعد انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ہم سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کی اتنی پذیرائی ہے کہ انہیں اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ وہ ایک تقریب میں شرکت کے لئے لیگوس سے ابادان گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ہم بھی وہاں موجود ہیں۔ اور جو استقبالیہ انہیں پیش کیا گیا تھا اس پر سب سے پہلے خاکسار کے دستخط کروائے گئے پھر وہاں سے واپسی پر جب گلوور میموریل ہال میں ان کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔ تو وہاں بھی ہم موجود تھے (یعنی احمدیہ جماعت کے افراد موجود تھے) اور اس استقبالیہ کی تقاریر میں سے ایک تقریر خاکسار کی تھی۔ اگرچہ ان کا ارادہ تو سارے مغربی افریقہ میں جانے کا تھا لیکن وہ نائیجیریا سے واپس مشرقی افریقہ چلے گئے اور ہمیں اس بات کی اطلاع ملی کہ انہوں نے واپس جا کر اس بات کا اظہار کیا ہے کہ چونکہ احمدیہ جماعت سارے مغربی افریقہ میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کا خاصا اثر ہے اس لئے ہمارا وہاں جانا کوئی زیادہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر وہ اپنا کام نائیجیریا یا مغربی افریقہ کے کسی دوسرے حصے میں شروع کرتے تو وہ دیکھتے کہ ہم ان کے شانہ بشانہ ان کے ساتھ چلتے ہیں اور ان کی ہر قسم کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ان حالات میں ان کی مدد دراصل افریقہ کے باشندوں کی مدد تھی۔ آخر وہ افریقہ کے باشندوں کی مدد ہی کے لئے وہاں گئے تھے۔ اس لئے ہمارے سامنے ان کی بجائے افریقہ کے باشندے ہوتے اور ہم ان کے ساتھ مل کر ہر ممکن کوشش کرتے کہ افریقہ اس سے فائدہ اٹھائے ان کی موجودگی سے یا ان کے کام سے فائدہ اٹھائے ہز ہائی نس اوبا آڈیلے ایک نہایت متوازن طبیعت کے مالک تھے۔ لیکن چونکہ ان دنوں سیاست اپنے زوروں پر تھی اور سیلف رول کے لئے کوششیں ہو رہی تھیں۔ سیاسی پارٹیاں ہر شخص کو کسی نہ کسی طرح سیاست میں ملوث کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ چنانچہ بعض سیاسی پارٹیوں نے اوبا آڈیلے کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں انہیں کسی قدر نقصان پہنچا۔ آخر وہ سب پارٹیوں کے ساتھ تو مل نہیں سکتے تھے۔ جس پارٹی کے بھی ساتھ ملے دوسری پارٹی نے سمجھا کہ یہ ہمارے مخالف ہیں اور بے وجہ ایک ایسے شخص کی مخالفت شروع کر دی جو ایک نہایت متوازن طبیعت کا مالک تھا۔ اور جن کا کام دراصل پارٹیوں کے ساتھ ملنا نہیں بلکہ سب پارٹیوں کا باپ بن کر ان کے ساتھ سلوک کرنا تھا۔ بہرحال ہمارے اوبا آڈیلے کے ساتھ ہمیشہ بہت اچھے تعلقات رہے اور انہوں نے بھی کسی موقعہ پر ہمیں فراموش نہیں کیا۔ جب بھی ان کی یاد آتی ہے تو بہت اچھی اچھی باتیں ذہن میں آتی ہیں اور ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

نائیجیریا میں عام طور پر واعظین کا یہ طریق ہے کہ وہ شام کے بعد کسی کھلی جگہ پر اپنی سٹیج لگا لیتے ہیں اور تقریر کرنے کے بعد سوال و جواب کا موقع دیتے ہیں۔ عیسائی بھی ایسا ہی کرتے تھے اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی۔ لیکن جب یہ دیکھا گیا کہ اس سے خطرہ بڑھ رہا ہے تو ہز ہائی نس اوبا آڈیلے نے ایک فرمان جاری کیا کہ آئندہ ہر وہ شخص جو کھلے میدان میں یا سڑک پر وعظ کرنا چاہے گا اسے دور و نزدیک پریچنگ پرمٹ لینا پڑے گا۔ یہ پریچنگ پرمٹ کے لئے اسے خود اوبا آڈیلے کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا اور وہ ان کے سوالوں کے جواب دے گا۔ یعنی اس سے پوچھا جائے گا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں کیا کہنا ہے اور تم کس طرح کہو گے۔ اور ان باتوں کے علاوہ اسے کوئی اور بات کہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں یہ بات واعظین کے لئے کوئی آسان کام نہ تھا۔ دو دن پہلے وہ اوبا اڈیلے کے پاس جائیں اور بتائیں کہ انہیں کیا کہنا ہے اور جو کچھ وہاں بتائیں اس کے علاوہ کچھ نہ کہیں اور پھر اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہاں سے اجازت بھی نہ ملے۔ لوگوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا اور اس احتجاج کے لئے لیگوس میں بڑے بڑے جلسے کئے گئے۔ چونکہ ہم بھی اس سے متاثر ہوتے تھے اس لئے ہم نے بھی ان جلسوں میں شرکت کی۔ اور ان میں سے کئی جلسے ایسے تھے جن میں خاکسار کو صدارت کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد پریچنگ پرمٹ منسوخ کر دیا گیا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف مذاہب کی آپس میں چپقلش بڑھتی رہی اور ایک وقت ایسا آیا کہ ایک مسلمان واعظ (آپا لارا) کو عیسائیوں نے تقریر کرتے ہوئے اغوا کر لیا۔ اور قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں گیارہ عیسائیوں کو ایک ہی روز پھانسی دی گئی۔ جس روز وہ گیارہ لاشیں جیل میں اکٹھی رکھی گئی تھیں لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ یہاں پر آپس کی مذہبی مناقشت نے کیا رنگ دکھایا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ پریچنگ پرمٹ کی ضرورت تھی لیکن اکثر لوگ یہ کہتے تھے کہ مذہب کو پریچنگ پرمٹ کے ماتحت نہیں لایا جا سکتا۔ اگر لوگ اپنے اپنے مذہب کی اچھی تعلیم کو پیش کریں اور وہ یہ سمجھیں کہ یہ ہر مذہب کے پیروکار کا حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے لوگوں کو ان خوبیوں کو سننے کا حوصلہ پیدا کرنا چاہیئے تو ایسے واقعات یا حادثات کبھی رونما نہیں ہو سکتے۔

انہی دنوں ایک شام ہمارے ایک احمدی نوجوان مشن ہاؤس میں تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ اور ان کا سر پٹیوں میں بندھا ہوا ہے۔ یہ کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ ایک جگہ پر عیسائی وعظ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہے کوئی سوال کرنے والا۔ تو میں نے ان سے سوال کر دیا۔ ایک سوال کے بعد میں نے ایک اور سوال کر دیا۔ جب اس دوسرے سوال کے بعد میں نے تیسرا سوال کرنا چاہا تو وہ شخص جو وعظ کر رہا تھا وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ پکڑ لو۔ جانے نہ پائے اور انہوں نے مجھے خوب پیٹا۔ اور میں وہاں سے سیدھا ڈاکٹر سلاؤ (احمدی ڈاکٹر) کے پاس گیا۔

انہوں نے خون بہتا دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا۔ لیکن فوری طور پر میرے سر اور چہرے کو پٹیوں سے باندھ دیا۔ اور اب میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس نوجوان کا نام تھا۔ وائی۔ اے۔ صافی اور ہمارے اخبار ٹروتھ کے لئے حکومت نے انہیں وظیفہ دے کر انگلستان سے جرنلزم کی تعلیم دلوائی تھی۔ واپس آکر وہ حکومت کے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایک اچھے خاصے عہدے پر فائز ہو گئے تھے۔

تعارف

ادب خیمہ

مکرم عبدالکریم صاحب قدسی ہمارے اچھے دوست بھی ہیں اور ایک اچھے شاعر بھی۔ وہ پنجابی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں بعض لوگ جنہیں پنجابی سے خاصا شغف ہے وہ ان کی پنجابی شاعری کو بہتر سمجھتے ہیں اور بعض لوگ جو اردو کے زیادہ دلدادہ ہیں وہ ان کی اردو شاعری پر داد و تحسین کے ڈونگرے برساتے ہیں۔ ان کی بعض غزلیں بعض اوقات ریڈیو اور ٹی وی پر بھی سنی گئی ہیں۔ ہمارے پاس ان کی پنجابی نظموں کی ایک کتاب "پیڑ دے پتھر" ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب نے ہمیں خاصا متاثر کیا ہے۔ اس وقت عبدالکریم قدسی کی شاعری کے متعلق کچھ کہنا مقصود نہیں ہے۔ انہوں نے ہمیں "ادب خیمہ" بھیجا ہے جسکے مدیر اعلیٰ سخنور نجمی ہیں اور مدیرہ جاوید اختر مانو" اور اس ادب خیمہ کو ۴۳ مصطفےٰ پارک اوکاڑہ سے شائع کیا گیا ہے۔ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ادب خیمہ اپنے دامن میں خاصی متنوع چیزیں رکھتا ہے۔ مضامین بھی ہیں غزلیں بھی ہیں افسانے اور نظمیں بھی ہیں۔ ایک دوہا گیت بھی ہے۔ اور کچھ ہائیکو ایک سفرنامہ ہے۔ ایک ڈرامہ ایک شخصیہ ایک انشائیہ اور ایک دائرۃ المعارف اقبال کے متعلق مختصر سا مضمون" نثر لکھنے والوں میں نمایاں۔ ڈاکٹر وزیر آغا، پروفیسر جیلانی کامران پروفیسر ابوالاعجاز حفیظ صدیقی امین راحت چغتائی۔ انور سدید اور سید جاوید اختر ہیں۔ غزلوں میں زیادہ معروف شہزاد احمد، محسن احسان، غلام محمد قاصر، خاطر غزنوی، اقبال صلاح الدین انور سدید، اکبر حمیدی، عبدالکریم قدسی، جاوید اختر مانو اور سخنور نجمی اور افسانوں میں زیادہ معروف اشفاق احمد، انور علی اور ڈاکٹر ریاض مجید جیلانی کامران، خاطر غزنوی، محمد امین، سخنور نجمی اور جاوید اختر مانو نے اپنی نظمیں بھی پیش کی ہیں۔ دوہا تاج سعید نے لکھا ہے ہائکو محمد امین اور جاوید اختر مانو نے۔ سفرنامہ غلام الثقلین نقوی نے۔ ڈرامہ "لول مٹی کے پتلے" سجاد حیدر نے۔ اور شخصیہ اقبال صلاح الدین نے، انشائیہ اکبر حمیدی کا مرہون منت ہے۔ عنوان اس کا "پرانے کپڑے" ہے۔ ہمیں یہ انشائیہ اتنا اچھا لگا کہ ہم نے سوچا کہ اگر اکبر حمیدی پرانے کپڑوں کے متعلق اتنی اچھی اور دلچسپ باتیں کہہ سکتے ہیں تو نئے کپڑوں کے متعلق اگر وہ لکھیں تو وہ انشائیہ کتنا مزیدار ہوگا۔ منظور حسین عباسی نے دائرۃ المعارف کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے۔ جسکے آگے کچھ صفحات ایسے ہیں جسے آپ فرہنگ کہہ سکتے ہیں۔ اگرچہ عرف عام میں جس کا نام فرہنگ ہے ویسی تو یہ چیز نہیں لیکن بہرحال آپ مطالعہ کریں اور لطف اٹھائیں اس شمارے کی قیمت ۳۵/- روپے ہے اور اسے جاوید اختر مانو نے بخاری پریس لاہور سے چھپوا کر ۲-۴ ایل اوکاڑہ سے شائع کیا ہے۔ (ن س)

آپ کا خط ملا

مکرم طاہر محمود سلیم صاحب چک نمبر ۷۶۶ مراد سے لکھتے ہیں:-

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل۔ عرض ہے کہ میں آپ کو چند ایک سائنسی ایجادات کے متعلق لکھ رہا ہوں امید ہے کہ آپ انہیں کالم "سائنس کی دنیا" میں جگہ دے کر شکریہ کا موقع فراہم کریں گے۔

چشمے کا انداز

سائنس نے جہاں عام آدمی کے لئے سہولیات فراہم کی ہیں وہیں اس نے معذور انسانوں کے لئے ایسی چیزیں بنائی ہیں کہ معذور آدمی کا احساس محرومی ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ جب کسی کی نظر کمزور ہو جاتی ہے تو اس کو نظر کا چشمہ لگا دیا جاتا ہے جیسے جیسے نظر کمزور ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے شیشہ (عدسہ) موٹا ہوتا جاتا ہے۔ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اتنا موٹا شیشہ استعمال کرنا مشکل ہو جاتا ہے امریکہ میں ایک ایسا چشمہ بنایا گیا ہے جس میں ٹی وی (T.V) والے شیشے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس چشمہ کے ساتھ ایک بیٹری بنائی گئی ہے۔ جس میں ٹی وی (T.V) کیمرہ اور ویڈیو نصب ہیں یہ بیٹری ننھی منی سی ہے جو کہ ہمیشہ استعمال کرنے والے کی جیب میں ہوگی جبکہ وہ چھوٹے عدسے شیشے کے ساتھ فریم پر لگائے گئے ہیں یعنی سب سے پہلے سامنے کی منظر کی تصویر ان عدسوں کے ذریعہ کیمرہ لیگا پھر اس کو بیٹری میں موجود ویڈیو پر منتقل کرے گا۔ پھر ویڈیو اس منظر کو چشمے کی اسکرین پر منتقل کرے گا یعنی ہر ایک چھوٹا سا ٹی وی (T.V) اسٹیشن ہوگا اس طرح اس کو استعمال کرنے والا اپنے ارگرد کے منظر سے لطف اندوز ہو سکے گا اور یہ سارا عمل ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں مکمل ہوگا۔

جدید شیشہ

یہ سائنس کی ترقی ہے کہ کبھی انسان چاند پر پہنچا اور کبھی ہزاروں فٹ گہرے سمندر میں۔ انسان کی زیادہ سے زیادہ آسائش حاصل کرنے کے سلسلے میں دوڑ جاری ہے روز بروز ایسی چیزیں سامنے آ رہی ہیں کہ عام انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے ابھی حال ہی میں ایک ایسا شیشہ بنایا گیا ہے جس کو آپ جب چاہیں ایک بٹن دبا کر دھندلا کر سکتے ہیں یعنی اگر آپ اس شیشے کی کھڑکیاں بنائیں گے تو آپ کو بھاری بھرکم پردوں کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ جیسے ہی آپ اپنے گھر سے باہر کے منظر سے لطف اندوز ہونا چاہیں گے تو ایک بٹن دبانے سے شیشہ صاف ہو جائے گا۔ اور باہر کا خوبصورت منظر آپ کو ایسے نظر آئے گا جیسے درمیان میں شیشہ ہے ہی نہیں جب چاہیں گے تو وہی بٹن دبانے سے شیشہ دھندلا ہو جائے گا اس طرح آپ پردے وغیرہ لگانے کی زحمت سے بچ جائیں گے۔ عنقریب یہ شیشے کاروں میں بھی استعمال کئے جا سکیں گے

(بشکریہ سائنس میگزین)

ہوتا ہے .... (رئیس امروہوی)

شریعت کا فروغ ایمان کے جوہر سے ہوتا ہے
دلوں میں ذوق پیدا رحمتِ داور سے ہوتا ہے
کہاں یہ کام تنہا مسجد و منبر سے ہوتا ہے
نفاذِ شرع باہر سے نہیں اندر سے ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۱۸ میں علی اکبر ایم۔اے ولد عبد المجید صاحب قوم راجپوت پیشہ ٹیچر عمر ۴۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۸۴ء ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۳-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ (۴۷½ × ۲۶) مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے -/۳۹۳۷ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ علی اکبر ایم۔اے معرفت امجد پرویز صاحب امجد سٹریٹ محلہ نور پورہ گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ حمید عالم گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد افضل منیر وصیت نمبر ۱۷۹۵۹

مسل نمبر ۲۸۱۱۹ میں زینب بی بی زوجہ عطاء محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۵ دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۹-۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۳۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی -/۹۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت پسران خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ زینب بی بی زوجہ عطاء محمد صاحب ۱۴/۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ رشید محمد بشیر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ صدیق محمد بشیر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۲۰ میں مشہود احمد ناصر ولد منظور احمد صاحب سیالکوٹی قوم راجپوت کھوکھر پیشہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ عمر پورے ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۳ بمطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۲۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

اور آپ اس طرح کر رہے ہیں تو وہ فوراً اسکی بات سنتے ہی کہہ دے گا کہ میاں کوئی عقل کی بات کرو تم ابھی کل کے بچے ہو اور میں بوڑھا تجربہ کار ہوں تم ان باتوں کی حقیقت کو کیا سمجھو۔ میں خوب جانتا ہوں کہ بات کسطرح ہے اور نیکی اور تقوای کا کونسا پہلو ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بچہ بوڑھے کو نصیحت کرے تو وہ نصیحت کی بات اس بچہ کے منہ سے سن کر ہنس پڑے گا۔ اور کہے گا پاگل ہوگیا ہے ابھی تو خود ناتجربہ کار ہے بچپن کے زمانے میں ہے اور مجھے نصیحت کر رہا ہے لیکن اگر بوڑھا بوڑھے کو نصیحت کرے تو وہ ضرور اس نصیحت پر کان دھرے گا۔ کیونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم تجربہ میں مجھ سے کم ہو۔ میں تمہاری بات کس طرح مان سکتا ہوں۔ غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم عمر ہی اپنے ہم عمروں کو اچھی طرح سمجھا سکتے ہیں بلکہ میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے۔ اگر عمر میں پانچ دس سال کا فرق ہو تب بھی دوسرا شخص سمجھتا ہے کہ میں تو دوسروں کو نصیحت کرنے کا حق رکھتا ہوں مگر کوئی دوسرا شخص جو عمر میں مجھ سے کم ہو، چاہے چند سال ہی کم ہو، یہ حق نہیں رکھتا کہ مجھے نصیحت کرے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

بیوی سے ہے۔ اب سامنے آئی ہیں۔ اسی طرح ان کے داماد کے متعلق اور برادرنسبتی کے متعلق بھی اس کانگریس میں پیش کی گئیں۔

فصل دھان پر ہوائی سپرے

ضروری ہدایات

جیسا کہ آپ جانتے ہیں گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور سیالکوٹ کے ان علاقوں میں جہاں دھان کی فصل پر کیڑوں مکوڑوں کا حملہ ہوتا ہے اور وہاں جہازوں کی اڑان میں کوئی چیز مانع نہیں۔ حکومت نے اس سال ہوائی سپرے کا بندوبست کیا ہے۔ جب مختلف ذرائع ابلاغ سے سپرے کا اعلان ہو تو کاشتکار بھائیوں کو چاہیئے کہ فوری طور پر درج ذیل ہدایات پر سختی سے عمل کریں تاکہ زہر پاشی کے زہریلے اثرات کے ممکنہ نقصان سے بچا جاسکے۔

۱۔ مولیشیوں کے لئے تین چار روز کا چارہ کاٹ کر رکھ لیں۔

۲۔ پینے والے پانی کے کنوؤں کو ڈھانپ دیں تاکہ اس میں دوائی نہ گر سکے۔

۳۔ جانوروں کے پینے والے پانی کے تالابوں کے اردگرد درختوں پر اونچی اونچی سرخ جھنڈیاں لگا دیں یا تالاب کے چاروں کونوں پر دھواں کردیں تاکہ ہوا باز اسے دیکھ کر اس جگہ سپرے نہ کریں۔

۴۔ ہوائی سپرے کے دوران مرغیوں کو ڈربوں میں بند رکھیں۔

۵۔ سپرے کے دوران کوئی شخص کھلی جگہ پر کھڑا نہ ہو اور نہ ہی کسی جگہ جہاز کی طرف دیکھے۔

۶۔ اگر ہوائی سپرے کے دوران کسی انسان پر دوائی کا اثر ہو جائے تو اسے فوری طور پر نزدیکی ہسپتال علاج کے لئے لے جائیں اور اگر کسی جانور پر دوائی کا اثر ظاہر ہو تو اسے فوری طور پر شفاخانہ حیوانات پہنچادیں۔

۷۔ دوران سپرے مولیشیوں کو محفوظ جگہ چھت کے نیچے باندھ کر رکھیں اور تین چار دن کے لئے کھلی چراگاہوں میں چرنے کے لئے نہ چھوڑیں۔

۸۔ مچھلیوں کے تالابوں کے چاروں طرف درختوں پر سرخ جھنڈیاں باندھ دیں یا چاروں کونوں پر دھواں کردیں تاکہ وہ تالاب سپرے نہ کیا جائے۔

۹۔ شہد کی مکھیوں کو دو تین روز تک ڈربوں میں بند رکھیں۔

۱۰۔ سپرے شدہ علاقہ سے چار پانچ روز تک کسی بھی صورت میں مولیشیوں کو چارہ نہ کھلائیں۔

۱۱۔ اگر اتفاقیہ طور پر دوائی بے احتیاطی کی وجہ سے جسم کے کسی حصہ پر یا آنکھ پر گر جائے تو متاثرہ حصے کو فوراً پندرہ منٹ تک زیادہ پانی سے صابن کے ساتھ دھونا چاہیئے اور صاف تولیے کے ساتھ اچھی طرح صاف کرلینا چاہیئے، علاوہ ازیں فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

۱۲۔ اگر خدانخواستہ ہوائی سپرے کے دوران کوئی جانور یا پرندہ مر جائے تو اسے بہت گہرا گڑھا کھود کر دبا دیں۔

نوٹ: سپرے سے دو تین دن پہلے اور سپرے کے دوران ریڈیو پر زراعتی پروگرام ضرور سنیں اور جو ہدایات ہوائی سپرے کے بارے میں دی جائیں ان پر سختی سے عمل کریں۔

ناظم زراعت (توسیع) لاہور ڈویژن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں

"(دینِ حق) نے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بشارت دی ہے کہ وہ لوگ جو بے نفسی زندگی گذاریں گے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اپنے قرب کے سامان پیدا کرے گا اور ان کی رفعتوں کے سامان پیدا کرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کی وجہ سے اپنے نفس کو مٹی میں ملا دیتا ہے جو ایسے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اُٹھا کر ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے۔
(کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۵)

لیکن یہ جو رفع ہے ساتویں آسمان تک یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے لیکن جو مقام انسان کے لئے پسند کیا گیا ہے وہ مقامِ عجز ہے۔ تواضع اور انکسار کا مقام ہے وہ مقام ہر پہلو سے متکبرانہ راہوں کو نہ اختیار کرنے کا ہے۔ تکبر کے متعلق بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا انذار ہے۔ آپ نے تنبیہہ کی اور ڈرایا ہے۔

یہ جو انسان کے دل میں تکبر پیدا ہوتا ہے اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ دنیوی لحاظ سے دولت، اقتدار، جتھہ، یہ خیال کہ کوئی انسان ایک اچھی قوم میں پیدا ہوا ہے، جاٹ ہے، مغل ہے یا اور کوئی اس قسم کی ذات ہے جسے دنیا بڑا سمجھتی ہے۔ جسے اللہ بڑا نہیں سمجھتا۔ تکبر علم کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے بعض انسان خدا کی دی ہوئی فراست کے نتیجہ میں جب علمی میدانوں میں آگے نکلتے ہیں۔ متکبر بن جاتے ہیں جو ان سے کم علم ہیں۔ ان کے ساتھ حقارت کا سلوک کرتے تنگ جاتے ہیں۔ دنیوی طاقتیں جو ہیں وہ دنیوی لحاظ سے کمزوروں کی عزت نہیں کرتیں اور بڑے فخر سے اپنے آپ کو بلند سمجھتی ہیں غرضیکہ بہت سی وجوہات ہیں جن کے نتیجہ میں انسان عاجزانہ راہوں کو چھوڑ دیتا اور متکبرانہ طریقوں کو اختیار کر لیتا ہے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ مئی ۱۹۸۱ء)

بقیہ: صـ۱ سے آگے

سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ اپنی رضا کی دائمی جنت آپ کو عطا فرمائے اور دونوں جہان کی حسنات سے آپ سب کے دامن بھر دے۔ سب بہنوں اور عزیزوں کو سلام۔ خدا حافظ!

خاکسار

مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ

ء ایں نے اس عنوان میں صرف اتنا تصرف کیا ہے کہ "میزبان" کو میہمان میں بدل دیا ہے۔

خوشخبری

اہلِ ربوہ کی خدمت اور سہولت کے پیشِ نظر ہم نے خالص اور تازہ دودھ گھروں میں دینے کا انتظام کیا ہے جو احباب خالص دودھ خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ مورخہ ۳ ستمبر ۹۱ء سے گلشن بیکرز نزد ایوان محمود ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

تبدیلی دکان

پاک گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ سے تبدیل ہو کر "طارق مارکیٹ" اقصیٰ روڈ پر آگئی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب // فون نمبر دکان: ۶۴۳-۵۵۰
فون نمبر گھر: ۵۴۹-۷۴۹

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے کہا کہ بھارت کو سنگینی کا احساس ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ مسئلہ کشمیر حل کرنے پر تیار ہو جائے گا۔

○ پاکستان کے لئے امداد کے موضوع پر اپنی شرائط کے بارے میں حکومت پاکستان سے آخری مذاکرات کرنے کے لئے عالمی بنک اور آئی ایم ایف کا ایک مشن ۷، ستمبر کو پاکستان پہنچ رہا ہے۔ پاکستان کو ریلوے کے کرائے اور بجلی کے نرخ بڑھانے کے لئے کہا گیا ہے اگر پاکستان نے وعدے پورے نہ کئے تو یہ ادارے امداد نہیں دیں گے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے اپنی اقامت گاہ پر محترمہ بینظیر بھٹو سے ملاقات کی۔

○ حیدر آباد اور لطیف آباد میں ۶، مقامات پر دھماکے ہونے سے دو افراد ہلاک اور چالیس زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکے جئے سندھ محاذ اور جئے سندھ تحریک کی طرف سے بہاریوں کی واپسی کے خلاف احتجاج کے دوران ہوئے۔

○ بھارت سندھ راجستھان سرحد پر جدید ٹینک ڈویژن پہنچا رہا ہے۔

○ نیشنل انڈسٹریل فنانس کواپریٹو کارپوریشن کے چھوٹے کھاتہ داروں کو ۲۵، ہزار روپے فی کس کے چیک جاری کر دیئے گئے ہیں۔ یہ واپسی صرف لاہور کی دو برانچوں میں ہوئی۔

غیر ملکی خبریں

○ ماسکو میں سوویت یونین کے عوامی نائبین کا اجلاس ہو رہا ہے اس میں ملک کو متحد رکھنے کے بارے میں اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ خصوصیت سے بالٹک ریاستوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ ریاستیں یکطرفہ طور پر آزادی کا اعلان کر چکی ہیں اور تیس سے زائد مغربی ممالک نے ان کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ امریکی ٹیلی ویژن ادارے سی این این کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ ان کا ملک تینوں بالٹک ریاستوں کی آزادی کو تسلیم کرنے کو تیار ہے ان ریاستوں کے عوام نے حق خود اختیاری کے ذریعے اپنا فیصلہ کیا ہے مگر انہوں نے کہا کہ ۱۵ یونینوں کو آپس میں معاہدہ کرنا چاہئے اس میں ان کو زیادہ سے زیادہ خود اختیاری حاصل ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مستعفی ہونے کو تیار نہیں ہیں ملک اس وقت بحران سے گذر رہا ہے اور وہ ملک کو بحران سے نکالنے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

○ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر جان میجر روس کے دورے پر پہنچ گئے ہیں انہوں نے صدر گورباچوف اور رشین فیڈریشن کے صدر مسٹر بورس یلسن سے ملاقات کی۔ روس کی حالیہ ناکام بغاوت کے بعد ماسکو پہنچنے والے وہ پہلے مغربی سربراہِ مملکت ہیں۔

بقیہ صـ۷ سے آگے

آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مشہود احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۹/۱ دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منصور احمد مبارک وصیت نمبر ۲۷۰۲۷ برادر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مسعود احمد برادر موصی۔

پتہ